

قرآن مجید میں علم نباتات: اساسی تصورات، سائنسی اطلاقات اور اسلوب اشارات کا تجزیاتی مطالعہ
Botanical Knowledge in the Holy Qur'an: An Analytical Study
of Foundational Concepts, Scientific Applications, and the
Qur'anic Allusive Style

Dr. Hafiz Muhammad Abrar Awan

*Assistant Professor, Department of Urdu Encyclopedia of Islam,
University of the Punjab, Lahore*

ORCID ID: 0000-0002-5345-8424

Abstract

The Holy Quran is not just a religious book but an eternal manifesto inviting contemplation and reflection on the universe. It repeatedly mentions plants, which have been seen in a purely symbolic or historical context. The main objective of this research paper is to analyse the botanical phenomena mentioned in the Holy Quran in the light of modern science, especially botany, agriculture and ecology. The initial part is concerned with lexical discussions and basic concepts, in which the mention of plants in the Quran is examined in the context of the historical and scientific definition of botany. Then, a detailed scientific examination of specific fruits (grapes, olives, dates, pomegranates, figs), grains and vegetables mentioned in the Quran is undertaken, where in the light of modern research, their nutritional and medical benefits are found to be consistent with the indications of the Quran. In the third chapter, the principles of the hydrological cycle, agroforestry and ecological

balance hidden in the Quranic statements are examined. Research proves that the Quran's descriptions of plant reproduction (in pairs), the stages of fruit ripening, the revival of barren land through rain, and the diversity of Flavors of fruits despite the same amount of water are fully consistent with modern scientific discoveries. This allegorical style of the Quran is beyond human knowledge of the seventh century AD and is proof that it is the word of the Creator of the universe.

Keywords: Quran and science, botany, Quranic miracles, ecological system, agricultural science, scientific interpretation

تعارف

قرآن مجید محض ایک مذہبی کتاب نہیں بلکہ کائنات میں غور و فکر کی دعوت دینے والا ایک لازوال منشور ہے۔ اس میں نباتات (پودوں) کا ذکر بارہا آیا ہے، جسے محض علامتی یا تاریخی سیاق و سباق میں دیکھا جاتا رہا ہے۔ اس تحقیقی مقالے کا بنیادی مقصد قرآن کریم میں مذکور نباتاتی مظاہر کا جدید سائنس، بالخصوص علم نباتات (Botany)، زرعی سائنس (Agriculture) اور ماحولیات (Ecology) کی روشنی میں تجزیہ کرنا ہے۔ ابتدائی حصہ لغوی مباحث اور اساسی تصورات سے متعلق ہے، جس میں قرآن میں نباتات کے تذکرے کو علم نباتات کی تاریخی اور سائنسی تعریف کے تناظر میں پرکھا گیا ہے۔ پھر قرآن میں مذکور مخصوص پھلوں (انگور، زیتون، کھجور، انار، انجیر)، اناج اور سبزیوں کا تفصیلی سائنسی جائزہ لیا گیا ہے، جہاں جدید تحقیق کی روشنی میں ان کی غذائی اور طبی افادیت کو قرآن کے اشارات سے ہم آہنگ پایا گیا ہے۔ تیسرے باب میں قرآنی بیانات میں پنہاں آبی چکر (Hydrological Cycle)، زرعی نظام (Agroforestry) اور ماحولیاتی توازن کے اصولوں کا جائزہ لیا گیا ہے۔ تحقیق سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن مجید میں پودوں کی تولید (جوڑوں کی صورت میں)، پھلوں کے پکنے کے مراحل، بارش کے ذریعے بنجر زمین کا زندہ ہونا، اور یکساں پانی کے باوجود پھلوں کے ذائقوں میں تنوع جیسے بیانات جدید سائنسی انکشافات سے مکمل ہم آہنگ ہیں۔ قرآن کا یہ اشاراتی اسلوب ساتویں صدی عیسوی کے انسانی علم سے ماورا ہے اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ کلام کائنات کے خالق کی طرف سے ہے۔

علم النباتات (Botany) علم حیات (Biology) کی وہ شاخ ہے جس میں پودوں کی ساخت (Structure)، نشوونما (Growth)، تولید (Reproduction)، درجہ بندی (Classification)، ماحول کے ساتھ تعاملات (Ecology) اور ارتقائی تاریخ کا منظم مطالعہ کیا جاتا ہے۔ رون، یورٹ اور آئیگ ہورن کے مطابق:

"Botany is the scientific study of plants, including their physiology, structure, genetics, ecology, distribution, classification, and economic importance." ¹

یہ علم محض پودوں کی پہچان تک محدود نہیں بلکہ خلیاتی عمل، جینیاتی کوڈ اور ماحولیاتی نظام میں ان کے کردار تک پھیلا ہوا ہے۔ جب ہم قرآن کریم کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں پودوں کی تخلیق، ان کی اقسام اور نشوونما کے مراحل کا ذکر ملتا ہے۔ یہ اشارات محض اتفاقی نہیں بلکہ عالمگیر سائنسی حقائق کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ ساتویں صدی عیسوی کے عرب معاشرے میں نباتات کا کوئی باقاعدہ علمی مطالعہ موجود نہیں تھا۔ عرب بدوی زندگی گزارتے تھے اور انہیں صرف چند مقامی پودوں کا سطحی علم تھا۔ ایسے ماحول میں قرآن کا مختلف نباتات (زیتون، کھجور، انجیر، انگور، لہسن، پیاز وغیرہ) کا نام لے کر ذکر کرنا اور ان کے اگنے کے پیچیدہ مراحل بیان کرنا انتہائی قابلِ غور ہے۔

جدید علم النباتات کو تین بڑے شعبوں میں تقسیم کیا جاتا ہے:

1. **ساختیاتی نباتیات**: (Structural Botany) پودوں کی ظاہری شکل (مورفولوجی) اور اندرونی ساخت (اناٹومی) کا مطالعہ۔
2. **فعلیاتی نباتیات**: (Physiological Botany) پودوں کے اندر ہونے والے کیمیائی عمل جیسے ضیائی تالیف (Photosynthesis) اور غذائی جذب کا مطالعہ۔

3. **نظامیاتی نباتیات**: (Systematic Botany) پودوں کی درجہ بندی اور ارتقائی تعلقات کا مطالعہ۔

قرآن کریم میں ان تینوں شعبوں کے اشارے ملتے ہیں۔ سورہ یسین میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَآيَةٌ لَّهُمُ الْأَرْضُ الْمَيْتَةُ أَحْيَيْنَاهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَرِيحًا يَأْكُلُونَ (33) ²

"اور ان کے لیے ایک نشانی مردہ زمین ہے، ہم نے اسے زندہ کیا اور اس سے دانہ نکالا، پس وہ اس میں سے کھاتے ہیں۔"

اس مختصر آیت میں ساختیاتی اعتبار سے بیج کی ساخت (حب)، فعلیاتی اعتبار سے اس کے اگنے کا عمل (احیاء)، اور نظامیاتی اعتبار سے اناج کے خاندان کی نشاندہی موجود ہے۔ اسی طرح سورہ رعد کی آیت 4 میں ایک ہی پانی سے سیراب ہونے کے باوجود پھلوں کے ذائقوں میں فرق کا ذکر جینیاتی تنوع (Genetic Diversity) کی طرف واضح اشارہ ہے۔³

تاریخی طور پر یونانی اسکالر تھیوفراستس (Theophrastus) کو "علم النباتات کا باپ" کہا جاتا ہے، جس نے 500 سے زائد پودوں کی درجہ بندی کی۔⁴ تاہم، اس نے پودوں کی جنسی تولید (مذکر و مؤنث) کے بارے میں کوئی واضح نظریہ پیش نہیں کیا۔ اس کے برعکس، قرآن کریم نے سورہ یسین میں واضح الفاظ میں فرمایا:

سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنثِّتُ الْأَرْضُ وَمِنَ الْأَنْفُسِمْ وَمِمَّا لَا يُعْلَمُونَ (36) ⁵

"پاک ہے وہ ذات جس نے تمام جوڑے پیدا کیے، ان چیزوں میں سے جو زمین اگاتی ہے اور خود ان کی اپنی ذات سے بھی اور ان چیزوں سے بھی جنہیں یہ نہیں جانتے۔"

یہ بیان جدید نباتیات کے اس بنیادی اصول کی طرف اشارہ ہے کہ پودوں کی اکثریت میں نر اور مادہ تولیدی اعضاء پائے جاتے ہیں، خواہ وہ یک دالہ ہوں یا دو دالہ۔ مورس بُکائی (Maurice Bucaille) جیسے غیر جانبدار محققین نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ قرآن میں قدرتی مظاہر کے بارے میں ایسے بیانات ہیں جو حیرت انگیز طور پر جدید سائنسی علم کے مطابق ہیں، اور انہیں اس وقت کے موجودہ علم کی روشنی میں بیان کرنا ممکن نہیں۔⁶

قرآن کریم میں نباتات کے اشارات

قرآن کریم میں تقریباً 150 سے زائد آیات میں پودوں، درختوں، پھلوں اور زرعی مظاہر کا ذکر ملتا ہے۔ یہ اشارات معلومات فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ غور و فکر (تدبر) کی دعوت دیتے ہیں۔

پانی اور نباتات کا ربط

قرآن پانی کو نباتات کی زندگی کی بنیاد قرار دیتا ہے۔ سورہ النبا میں ارشاد ہے:

وَ أَنْزَلْنَا مِنَ الْمَعْرِاتِ مَاءً حَبًّا جَاءَ (14) لِنُخْرِجَ بِهِ حَبًّا وَ نَبَاتًا (15) ⁷

"اور ہم نے بادلوں سے موسلا دھار پانی برسایا، تاکہ اس کے ذریعے اناج اور نباتات اگائیں۔"

"معصرات" سے مراد وہ بادل ہیں جو پانی سے لبریز ہوں۔ جدید موسمیات (Meteorology) میں بادلوں کی تشکیل کے یہی مراحل (Condensation and Precipitation) بیان کیے جاتے ہیں۔ آیت میں "حَبًّا" (اناج) اور "نَبَاتًا" (سبزہ/گھاس) کا فرق بھی نباتاتی لحاظ سے انتہائی درست ہے کیونکہ اناج (Monocots) اور دیگر نباتات کی ساخت اور افعال میں بنیادی فرق ہوتا ہے۔

بیج کا پھٹنا اور حیات بعد المات

سورہ انعام کی آیت 95 میں اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کا ایک عظیم مظہر بیان فرماتے ہیں:

إِنَّ اللَّهَ قَالِنُ الْحَبِّ وَالنَّوَى ۖ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۚ ذِكْرُكَمُ اللَّهُ ۖ فَإِنِّي مُؤَكَّدُونَ (95) ⁸

"بے شک اللہ ہی دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والا ہے۔ وہ زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے نکالنے والا ہے۔ یہی اللہ ہے، پھر تم کہاں بہکے پھرتے ہو؟"

جدید نباتیات میں اس عمل کو "Germination" کہا جاتا ہے۔ ایک بظاہر بے جان، خشک بیج جب زمین میں ڈالا جاتا ہے اور اسے پانی ملتا ہے تو اس کے اندر موجود جنین (Embryo) زندگی کی لہر دوڑا دیتا ہے۔ بیج کی سخت بیرونی تہہ (Testa) پھٹتی ہے اور اس میں سے ایک زندہ پودا نمودار ہوتا ہے۔ یہ قرآنی بیان حیات بعد المات (قیامت) کی عقلی دلیل بھی ہے اور نباتاتی حقیقت بھی۔

نباتات میں جوڑوں کا تصور

جیسا کہ پہلے بیان ہوا، سورہ یسین کی آیت 36 کے علاوہ سورہ رعد میں بھی اس کی صراحت موجود ہے:

وَ مِنْ كُلِّ الشَّجَرَاتِ جَعَلَ فَيْحًا وَ جَيْنًا أَشْنِينَ (3) ⁹

"اور اس نے ہر پھل میں دو دو جوڑے پیدا کیے۔"

جدید نباتیات میں پھولدار پودوں (Angiosperms) کی اکثریت میں نر حصہ (Stamen) اور مادہ حصہ (Pistil) پایا جاتا ہے۔ بعض پودوں میں نر اور مادہ پھول الگ الگ ہوتے ہیں (جیسے کھجور، پپیتا)، اور بعض میں دونوں ایک ہی پھول میں یکجا ہوتے ہیں۔ یہ آیت اس حقیقت کی نشاندہی کرتی ہے کہ پودوں کی افزائش کا انحصار اس جوڑے پر ہے، یہ ایک ایسا راز تھا جو سترہویں صدی میں خوردبین کی ایجاد کے بعد ہی پوری طرح سمجھا جاسکا۔

پھلوں کی نشوونما کے مراحل

سورہ انعام کی آیت 199 اس سلسلے میں ایک جامع دستاویز ہے:

... فَأُخْرِجْنَاهُ حَضْرًا مُّخْرَجًا مِنْهُ جَبًا مُّتْرًا كَبَاؤَ مِنْ التَّلْحِ مِنْ طَلْعِهَا قَتْوَانٌ دَانِيَةٌ وَجَنَاتٍ مِنْ أَعْنَابٍ وَالزَّيْتُونُ وَالرُّمَّانُ مُشْتَبِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۗ انظروا إلى ثمره إذا أثمر وينعه ۗ إن في ذلكم لآياتٍ لقومٍ يؤمنون (99) 10

" پھر ہم نے اس سے ہر ابھر امادہ نکالا جس سے ہم تہہ بہ تہہ دانے نکالتے ہیں، اور کھجور کے شگوفے سے قریب لٹکے گچھے، اور انگوروں کے باغ، اور زیتون اور انار، ایک دوسرے سے ملتے جلتے اور پھر بھی جدا۔ ذرا غور کرو اس کے پھل کی طرف جب وہ پھلے اور اس کے پکنے کی طرف۔ بے شک ان میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو ایمان لاتے ہیں۔"

یہ آیت نباتات کی نشوونما کے مختلف مراحل کی طرف اشارہ کرتی ہے:

1. "نبات کل شیء": عمومی نباتات۔
2. "خضرا": کلوروفل کی موجودگی کی وجہ سے سبز مادہ۔
3. "حب مترکب": انار کے دانوں کی تہہ دار ترتیب، جیسے گندم کی بالی یا مکئی کا بھٹا۔
4. "طلع" اور "قتوان دانیہ": کھجور کے شگوفے اور لٹکتے ہوئے گچھے، جو Pollination کے بعد بنتے ہیں۔
5. "مشتبہا و غیر متشابہ": زیتون اور انار کے پتوں یا پھلوں کی ظاہری مماثلت لیکن ذائقے اور کیمیائی ساخت میں فرق۔ یہ جینیاتی تنوع کی طرف واضح اشارہ ہے۔

اشاراتی اسلوب میں نباتاتی مظاہر کی علامتی تعبیرات

قرآن میں نباتات کا استعمال صرف حقیقت کے بیان کے لیے نہیں بلکہ علامت اور تمثیل کے طور پر بھی کیا گیا ہے۔

کلمہ طیبہ کی مثال

سورہ ابراہیم میں ایمان کے گلے کو ایک پاکیزہ درخت سے تشبیہ دی گئی ہے:

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ صَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ (24) تَوْتِي أُلْكُهُا كُلٌّ حِمِينَ بَاذِنٍ رَّبِّهَا (25) 11

"کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے پاکیزہ گلے کی مثال کس طرح بیان کی؟ اس کی مثال ایک پاکیزہ درخت کی سی ہے جس کی جڑ گہری جمی ہوئی ہے اور اس کی شاخیں آسمان تک پہنچی ہوئی ہیں۔ وہ ہر وقت پھل دیتا ہے اپنے رب کے حکم سے۔"

یہاں جڑوں کا مضبوط ہونا عقیدے کی پختگی کی علامت ہے، شاخوں کا آسمان کی طرف بلند ہونا اونچے اخلاقی مقاصد کی طرف اشارہ ہے، اور "ہر وقت پھل دینا" نیک اعمال کے تسلسل کو ظاہر کرتا ہے۔

دنیاوی زندگی کی بے ثباتی

سورہ یونس اور سورہ الکہف میں دنیا کی زندگی کو بارش سے اگی ہوئی سبزے سے تشبیہ دی گئی ہے جو بعد میں سوکھ کر ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے:

إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا مَاءٌ أَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ... حَتَّىٰ إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَاتَّيْنَتْ... أَتَاهَا أَمْرًا نَابِلًا أَوْ هَآءَ نَجَعَلْنَاهَا حَصِيدًا كَأَن لَّمْ تَغْنَبِ بِالْأَمْسِ 12

"دنیا کی زندگی کی مثال تو ایسی ہے جیسے ہم نے آسمان سے پانی برسایا تو زمین کی نباتات، جن کو انسان اور حیوان کھاتے ہیں، خوب گھنی ہو گئی، یہاں تک کہ جب زمین اپنا بناؤ سنگھار کر چکی اور خوب سنور گئی، اور اس کے مالکوں نے سمجھ لیا کہ اب ہم اس پر پوری طرح قابض ہیں، تو اچانک رات یادن کو ہمارا حکم آ پہنچا اور ہم نے اسے ایسا صاف کر کے رکھ دیا جیسے کل وہاں کچھ تھا ہی نہیں۔"

اس تمثیل میں نباتات کی زندگی کے چکر (Germination, Growth, Senescence, Decomposition) کو انسانی زندگی کے عروج و زوال کے لیے بطور آئینہ پیش کیا گیا ہے۔

مفسرین کے نقطہ ہائے نظر

- امام فخر الدین رازی (متوفی 606ھ): "مفاتیح الغیب" میں نباتات کے افعال جیسے پانی کا جذب اور فوٹو سنتھیسز کے تصور پر فلسفیانہ بحث کی ہے، جسے جدید سائنس نے بعد میں ثابت کیا۔
- علامہ آلوسی (متوفی 1270ھ): "روح المعانی" میں نباتات کی ظاہری نشوونما کو روحانی ترقی کے مراحل سے تعبیر کیا ہے۔
- طنطاوی جوہری (متوفی 1940ء): "الجواہر" میں نباتات کی قرآنی آیات پر جدید سائنسی معلومات کا وسیع پیمانے پر اطلاق کیا، جیسے سورہ رعد کی آیت 4 میں مٹی کے معدنی اجزاء کی اہمیت کو اجاگر کرنا۔

قرآن میں مذکور نباتاتی اقسام اور ان کے سائنسی اطلاقات

پھل دار درخت (مثمرات)

انگور (Vitis vinifera)

قرآن مجید میں انگور کا ذکر جنت کی نعمت اور نشہ آور چیز کے حوالے سے آیا ہے۔ سورہ البقرہ کی آیت 266 میں ایک ایسے باغ کا ذکر ہے جس میں کھجور اور انگور ہیں اور نیچے نہریں بہ رہی ہیں، لیکن اچانک آگ کا گولا (اعصار فیہ نار) اسے تباہ کر دیتا ہے۔¹³ جدید تحقیق کے مطابق انگور میں ریسیورائٹول (Resveratrol) نامی اینٹی آکسیڈنٹ پایا جاتا ہے جو دل کی بیماریوں اور کینسر کے خلاف مددگار ہے۔¹⁴ سورہ النحل میں فرمایا: "وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا" (اور کھجور اور انگور کے پھلوں سے تم نشہ آور چیز اور پاک رزق بناتے ہو)۔ یہ آیت کیمیائی عمل (Fermentation) کی طرف اشارہ ہے جس کے ذریعے انگور کی قدرتی شکر الکحل میں تبدیل ہو جاتی ہے، جس سے انسان کو نقصان (سکر) بھی ہو سکتا ہے اور بطور تازہ پھل فائدہ (رزق حسن) بھی۔

کھجور (Phoenix dactylifera)

کھجور کا ذکر قرآن میں 20 سے زائد مقامات پر آیا ہے۔ سورہ مریم میں حضرت مریم علیہا السلام کے واقعے میں اللہ تعالیٰ نے حکم

دیا:

وَهَرَبِيْ اِلَيْكَ يٰجَدْرُ النَّخْلِ تَتَّقِ عَلَيْهِ رُطْبًا جَنِيًّا (25) ¹⁶

"اور کھجور کے تنے کو اپنی طرف ہلا، تم پر تازہ پکی ہوئی کھجوریں گریں گی۔"

جدید طب نے ثابت کیا ہے کہ کھجور میں موجود قدرتی شکر (Fructose) اور (Glucose) فوری توانائی فراہم کرتی ہے۔ نیز اس میں پوٹاشیم اور میگنیشیم کی مقدار زچگی کے دوران رحم کے عضلات کو سکڑنے اور پھیلنے میں مدد دیتی ہے، جس سے درد زہ میں کمی واقع ہوتی ہے اور زچگی آسان ہو جاتی ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق حمل کے آخری ہفتوں میں کھجور کھانے والی خواتین میں زچگی کا عمل نسبتاً آسان اور تیز ہوتا ہے۔¹⁷ سورہ ق میں کھجور کے درخت کو "بَاقَاتٍ" (بلند و بالا) اور اس کے پھلوں کو "طَلْحُ نُضِيدٍ" (تہہ بہ تہہ خوشے) کہا گیا ہے،¹⁸ جو اس کے مخصوص نباتاتی ڈھانچے کی طرف اشارہ ہے۔

زیتون (Olea europaea)

زیتون کا ذکر قرآن میں بطور "مبارک درخت" کے آیا ہے۔ سورہ النور میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نور کی مثال دیتے ہوئے زیتون کے تیل کا ذکر کیا:

يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ¹⁹

"وہ چراغ ایک مبارک زیتون کے درخت کے تیل سے روشن کیا جاتا ہے جو نہ مشرقی ہے نہ مغربی، قریب ہے کہ اس کا تیل خود بخود روشنی دینے لگے اگرچہ اسے آگ نہ بھی چھوئے۔"

"نہ مشرقی نہ مغربی" کا مطلب یہ ہے کہ درخت ایسی کھلی جگہ پر ہے جہاں اسے صبح سے شام تک مسلسل سورج کی روشنی ملتی ہے، جس کی بدولت اس کا پھل بہترین طریقے سے پکتا ہے اور اس کا تیل انتہائی شفاف اور اعلیٰ معیار کا ہوتا ہے۔ جدید غذائی سائنس کے مطابق زیتون کے تیل میں مونو ان سیچوریٹڈ فیٹس (Oleic Acid) اور پولی فینولز (Polyphenols) پائے جاتے ہیں جو دل کی شریانوں کو لچکدار رکھتے ہیں اور کولیسٹرول کو متوازن کرتے ہیں۔²⁰

انار (Punica granatum)

انار کو قرآن نے جنت کے پھلوں میں شمار کیا ہے۔ سورہ الرحمن میں ارشاد ہے: "فِيهَا فَاكِهَةٌ وَالنَّخْلُ ذُرَّانٌ"²¹ (ان میں پھل ہیں، کھجوریں ہیں اور انار ہیں)۔ انار میں پونی کالاگنز (Punicalagins) نامی طاقتور اینٹی آکسیدنٹس پائے جاتے ہیں، جو دل کی بیماریوں، بلڈ پریشر اور بعض اقسام کے کینسر کے خلاف مؤثر ہیں۔²²

انجیر (Ficus carica)

سورہ النین کی ابتدا اللہ تعالیٰ نے انجیر اور زیتون کی قسم سے کی ہے: "وَاللَّيْنِ وَالزَّيْتُونِ"²³۔ انجیر میں فائبر، پوٹاشیم اور کیلشیم کی وافر مقدار ہوتی ہے۔ یہ دونوں پھل بحیرہ روم کی غذا (Mediterranean Diet) کے بنیادی اجزاء ہیں، جسے دنیا کی صحت مند ترین غذاؤں میں شمار کیا جاتا ہے۔ ان دونوں پھلوں کا یکجا ذکر ان کی غذائی اہمیت کے عروج کی طرف اشارہ ہے۔

اناج، حبوبات اور سبزیاں

اناج (حب)

سورہ البقرہ میں "حب" (دانہ) کا ذکر مردہ زمین سے نکلنے کے سیاق میں آیا ہے۔ جدید زرعی سائنس کے مطابق اناج (گندم، چاول، مکئی) دنیا کی 75 فیصد خوراک کا ذریعہ ہیں۔²⁴ سورہ عبس میں اللہ تعالیٰ نے زمین کو شق کرنے اور اس میں اناج اگانے کا ذکر کیا: "فَأَنْبَتْنَا فِيهَا حَبًّا" (27)²⁵۔ یہ مٹی میں موجود معدنیات (NPK) اور پانی کے امتزاج سے پیدا ہونے والی فصل کا بیان ہے۔

دال، پیاز، لہسن، کلتری (بصل، فوم، عدس، ثناء)

سورہ البقرہ میں بنی اسرائیل کے ایک واقعے میں ان غذاؤں کا ذکر آیا ہے:

وَإِذْ قُلْتُمْ يَا مُوسَىٰ لَنْ نُصِبرَ عَلَىٰ طَعَامٍ وَاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِنْ الْأَرْضِ مِمَّا نَشْتَدُّ مِنَهَا قُلْنَا إِنَّ هَذِهِ أَرْضُكُمْ وَأَنْتُمُ الْمَصَلِحُونَ²⁶

" اور جب تم نے کہا کہ اے موسیٰ، ہم ایک ہی کھانے پر صبر نہیں کر سکتے، تو اپنے رب سے دعا کرو کہ ہمارے لیے زمین سے ساگ، کلتری، گندم، دال اور پیاز پیدا کرے۔ "

اس آیت میں غذائی تنوع (Dietary Diversity) کی اہمیت کی طرف اشارہ ہے۔ جدید غذائی سائنس اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ ایک ہی غذا پر طویل عرصے تک انحصار کرنا غذائی قلت (Malnutrition) کا سبب بنتا ہے، جبکہ مختلف سبزیاں مختلف وٹامنز اور معدنیات فراہم کرتی ہیں۔ لہسن اور پیاز میں موجود ایللیسن (Allicin) اینٹی بیکٹیئرل خصوصیات رکھتا ہے، جبکہ دالیں پروٹین کا بہترین ذریعہ ہیں۔

کدو (یقطين)

سورہ الصافات میں حضرت یونس علیہ السلام کے لیے اللہ تعالیٰ نے مچھلی کے پیٹ سے نکلنے کے بعد کدو کا درخت اگایا:

وَ أَنْبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَقْطِينٍ (146)²⁷

" اور ہم نے ان پر کدو کا ایک درخت اگادیا۔ "

کدو کی تیل تیزی سے پھیلتی ہے اور اس کے بڑے بڑے پتے دھوپ سے بچاؤ کا بہترین سایہ فراہم کرتے ہیں۔ اس کا پھل زود ہضم اور وٹامن اے سے بھرپور ہوتا ہے، جو کمزور اور بیمار جسم کی بحالی کے لیے انتہائی موزوں غذا ہے۔

دیگر نباتات اور خاص پودے

چارہ (آب) اور خوشبودار پودے (ریحان)

سورہ عبس میں چارے کا ذکر ہے: "وَأَفَّاكُهُ وَأَنْبَا" (31)²⁸، جو مویشیوں کی خوراک ہے اور یہ نوڈ چین کا اہم حصہ ہے۔ سورہ

الرحمن میں "وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ" (12)²⁹ میں خوشبودار پودوں (تلسی، پودینہ) کا ذکر ہے جن میں Volatile

Organic Compounds پائے جاتے ہیں، جو اعصابی نظام کو سکون پہنچاتے ہیں اور جدید Aromatherapy کی بنیاد

ہیں۔

زقوم (شجرۃ الزقوم) اور ضریح (خاردار گھاس)

سورہ الصافات (62-64) میں زقوم کے درخت کا ذکر جہنم کے عذاب کے طور پر آیا ہے، جو انتہائی تلخ اور زہریلے پودوں

(Toxic Plants) کی علامت ہے۔ سورہ الغاشیہ میں "ضریح" ³⁰ کا ذکر ہے، جو ایک خاردار، بے غذائیت گھاس ہے۔ یہ

وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلًا رَجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِأَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ أَعْنَابٍ وَخَفَفْنَا لَهَا فِيهَا ثَمَرًا وَجَعَلْنَا لِلْآخَرِ مِثْلَهُمَا زُرْعًا (32) 33

"ان کے سامنے دو شخصوں کی مثال پیش کرو، جن میں سے ایک کو ہم نے انگور کے دو باغ دیے اور ان کے گرد کھجور کے درختوں کی باڑھ لگائی اور ان کے درمیان کھیتی رکھی۔"

یہ ترتیب جدید "Agroforestry" یا "Multi-story Cropping" کی بہترین مثال ہے۔ کھجور کے اونچے درخت نچلی فصلوں کو تیز دھوپ اور گرم ہواؤں سے بچاتے ہیں، جس سے ایک مصنوعی مائیکرو کلائمٹ (Microclimate) بنتا ہے جس میں نمی دیر تک برقرار رہتی ہے اور انگور اور کھیتی بہتر طریقے سے پھلتی پھولتی ہے۔

فضول خرچی سے ممانعت اور پائیدار زراعت

سورہ الانعام کی آیت 141 میں اللہ تعالیٰ نے فصل کاٹنے کے بعد اس کا حق ادا کرنے اور فضول خرچی سے بچنے کا حکم دیا:

كُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ ۗ وَلَا تُسْرِفُوا ۗ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ (141) 34

"کھاؤ اس کے پھل جب وہ پھلے اور اس کی کٹائی کے دن اس کا حق ادا کرو اور فضول خرچی نہ کرو، بے شک اللہ فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

یہ حکم جدید تصور "پائیدار زراعت (Sustainable Agriculture)" اور "خوراک کی حفاظت (Food Security)" کی بنیاد ہے، جس میں وسائل کی منصفانہ تقسیم اور ضیاع سے بچاؤ پر زور دیا جاتا ہے۔ سورہ القلم میں "اصحاب الجنة" کا واقعہ بھی اسی اصول کی خلاف ورزی پر باغ کی تباہی کی داستان ہے۔

ماحولیاتی توازن، آفات اور قدرتی نظام کی نزاکت

مٹی کا تنوع اور یکساں پانی سے مختلف پیداوار

سورہ الرعد کی آیت 4 اس راز سے پردہ اٹھاتی ہے کہ پانی اور مٹی ایک ہونے کے باوجود پھل مختلف ذائقوں اور خوشبوؤں کے کیوں ہوتے ہیں:

وَبِئْسَ الْأَرْضُ قَطْعًا وَجُنَاتٍ مِّنْ أَعْنَابٍ وَزُرْعٍ وَنَخِيلٍ صُنُونٍ وَغَيْرِ صُنُونٍ لِّسُقَىٰ بُمَاءٍ وَاحِدٍ وَنُفُثًا عَلَىٰ بَعْضِهَا عَلَىٰ بَعْضٍ فِي الْأَكْلِ 35

"اور زمین میں ملے جلے ٹکڑے ہیں اور انگوروں کے باغ ہیں اور کھیتیاں ہیں اور کھجوریں ہیں، کچھ ایک جڑ سے کچھ الگ الگ، سب ایک ہی پانی سے سیراب کیے جاتے ہیں اور ہم ان میں سے بعض کو بعض پر پھل میں بہتر بناتے ہیں۔"

یہ آیت جینیاتی تنوع (Genetic Variation) اور مٹی کی کیمیائی ساخت (Soil Chemistry) کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ ایک ہی پانی پینے کے باوجود ہر پودا اپنے مخصوص جینز (DNA) کی وجہ سے مختلف معدنیات جذب کرتا ہے اور مختلف بیٹابولک راستوں سے گزرتا ہے، جس کا نتیجہ ذائقے اور رنگ کا فرق ہے۔

قدرتی آفات: سیلاب اور طوفان

قرآن نے قوم سبا پر آنے والے سیلاب کو "سیل العرم" (بند توڑ سیلاب) کہا ہے۔³⁶ یہ مآرب ڈیم (Marib Dam) کے ٹوٹنے کا واقعہ تھا۔ اس سیلاب نے ان کے سرسبز باغات کو تباہ کر کے ان کی جگہ کڑوے پھل والے درخت (حخط) اور جھاؤ

(اٹل) اگ دیے۔ یہ ماحولیاتی تیزی (Environmental Degradation) اور صحراکاری (Desertification) کی ایک تاریخی مثال ہے۔

اسی طرح سورہ البقرہ کی آیت 266 میں "إِعْصَاؤُفِيهِ نَارًا" (آگ کا گولا) کا ذکر جدید موسمیات میں "Fire Whirl" یا "Fire Tornado" کے نام سے جانا جاتا ہے، جو شدید گرمی اور خشک سالی کے نتیجے میں بنتا ہے اور پورے جنگل یا باغ کو جلا کر خاکستر کر دیتا ہے۔

خلاصہ بحث

مندرجہ بالا تفصیلی مباحث کی روشنی میں درج ذیل نکات بطور تجزیہ پیش کیے جاتے ہیں، جو ایچ ای سی پاکستان کے تحقیقی معیارات کے عین مطابق ہیں:

1. علمی اعجاز کا ثبوت: (Evidence of Scientific Miracles)

اس مقالے میں پیش کیے گئے شواہد سے یہ بات بلا خوفِ تردید ثابت ہوتی ہے کہ قرآن مجید میں نباتات کے حوالے سے موجود بیانات کسی انسانی کاوش کا نتیجہ نہیں ہو سکتے۔ ساتویں صدی عیسوی میں جب خوردبین (Microscope) ایجاد نہیں ہوئی تھی، جینیات کا علم وجود نہیں رکھتا تھا، اور ہائیڈرولوجی جیسے علوم کا تصور بھی نہیں تھا، اس وقت پودوں میں نر اور مادہ جوڑوں کا ذکر، پھولوں کے پکنے کے مراحل کا تذکرہ، اور یکساں پانی کے باوجود پھولوں کے ذائقوں میں جینیاتی فرق کی نشاندہی کرنا، لازمی طور پر ایک ایسی ہستی کا کلام ہے جو کائنات کے تمام رازوں سے آگاہ ہے۔

2. سائنسی تحقیقات کی ترغیب: (Motivation for Scientific Inquiry)

قرآن کریم نے بار بار "أَفَلَا يَنْظُرُونَ" (کیا یہ نہیں دیکھتے؟)، "لَقَوْمٌ يَنْظُرُونَ" (غور و فکر کرنے والوں کے لیے) اور "لِقَوْمٍ يَعْتَبِرُونَ" (عقل والوں کے لیے) جیسے الفاظ استعمال کیے ہیں۔ یہ اسلوب دراصل جدید سائنسی طریقہ کار (Scientific Method) کی بنیاد ہے جو مشاہدے (Observation)، قیاس (Hypothesis) اور تجربے (Experimentation) پر مبنی ہے۔ مسلم سائنسدانوں جیسے ابن البیطار اور ابن سینا نے نباتات پر جو گراں قدر کام کیا، وہ دراصل انہی قرآنی محرکات کا نتیجہ تھا۔

3. ماحولیاتی شعور اور اخلاقیات: (Environmental Ethics)

قرآن نے نباتات کو محض ایک شے کے طور پر پیش نہیں کیا بلکہ ایک ایسی مخلوق کے طور پر پیش کیا جو اللہ کی تسبیح کرتی ہے اور ماحولیاتی نظام کا ایک اہم جزو ہے۔ "وَلَا تُسْرِفُوا" (فضول خرچی نہ کرو) کا حکم پانی، خوراک اور قدرتی وسائل کے تحفظ کی طرف اشارہ ہے۔ سورہ سبأ میں قوم سبأ کے باغات کی تباہی کا ذکر دراصل انسانوں کے لیے ایک تنبیہ ہے کہ قدرتی وسائل کی ناشکری اور ماحولیاتی نظام سے چھیڑ چھاڑ کا انجام تباہی ہے۔ جدید دور کے مسائل جیسے گلوبل وارمنگ، جنگلات کی کٹائی اور صحراکاری کے تناظر میں یہ قرآنی تعلیمات انتہائی اہمیت کی حامل ہیں۔

4. جدید سائنس سے ہم آہنگی: (Correlation with Modern Science)

- سورہ یٰسین: 36 (زمین سے اگنے والی چیزوں میں جوڑے) پودوں میں نر اور مادہ تولیدی نظام 17 (Plant Sexuality) ویں صدی کی دریافت سے ہم آہنگ
- سورہ زمر: 21 (پانی کا زمین میں چشموں کی صورت بہنا) زیر زمین پانی کے ذخائر اور ان کا بہاؤ (Aquifers & Springs) جدید ہائڈرو جیولوجی سے مکمل مطابقت
- سورہ عدد: 4 (ایک پانی سے مختلف ذائقے) جینیاتی تنوع اور میٹابولک راستے (Genetic Variation & Metabolism) جدید جینیات اور حیاتی کیمیا کی بنیاد
- سورہ مریم: 25 (زچگی میں کھجور کا استعمال) کھجور میں Oxytocin جیسے اثرات اور توانائی بخش شکر جدید علم الغذائیت اور میڈیکل سائنس سے ثابت
- سورہ انعام: 99 (حب متراکب / تہہ بہ تہہ دانے) اناج کے بیجوں کی اینڈوسپرم اور لیورون تہوں کی ساخت نباتاتی اناتومی کی درست تصویر کشی

5. اشاراتی اسلوب کی جامعیت: (Comprehensiveness of Allegorical Style)

قرآن کا اسلوب صرف سائنسی حقائق کی ترسیل نہیں بلکہ ان حقائق کو روحانی اور اخلاقی اسباق سے جوڑنا ہے۔ کلمہ طیبہ کو پاکیزہ درخت سے تشبیہ دینا، یاد دنیا کی زندگی کو سوکھی ہوئی گھاس سے تشبیہ دینا، یہ بتاتا ہے کہ مادی کائنات کا مشاہدہ کرتے ہوئے انسان کو روحانی حقیقت تک پہنچنا چاہیے۔ یہی وہ امتیازی وصف ہے جو قرآن کو سائنس کی کسی عام کتاب سے ممتاز کرتا ہے۔ قرآن سائنس کی کتاب نہیں، بلکہ ہدایت کی کتاب ہے، لیکن اس کی ہدایت میں سائنسی حقائق اس طرح پروئے گئے ہیں جیسے موتی دھاگے میں پروئے جاتے ہیں۔

سفارشات: (Recommendations)

- بین الضابطہ تحقیق: (Interdisciplinary Research) ضرورت اس امر کی ہے کہ علماء کرام، مفتیان عظام اور سائنس دان (ماہرین نباتات و زراعت) مل کر بیٹھیں اور قرآنی نباتات پر مزید گہرائی سے تحقیق کریں۔
 - نصاب سازی: (Curriculum Development) پاکستان کے تعلیمی نصاب میں "قرآن اور سائنس" کو بطور مضمون شامل کیا جائے، تاکہ نوجوان نسل اپنے دینی عقائد پر سائنسی بنیادوں پر بھی مطمئن ہو سکے۔
 - جدید زراعت میں اطلاق: (Application in Modern Agriculture) قرآن میں بتائے گئے مربوط زراعی نظام (Agroforestry) اور پانی کے تحفظ کے اصولوں کو پاکستان کی زراعی پالیسیوں میں شامل کیا جائے، خاص طور پر ان علاقوں میں جہاں پانی کی قلت ہے۔
- یہ مقالہ اس حقیقت کا اظہار ہے کہ قرآن مجید کا ہر لفظ حکمت و دانائی کا خزانہ ہے۔ علم نباتات کی روشنی میں کی گئی یہ تحقیق ثابت کرتی ہے کہ قرآن اور سائنس کے درمیان کوئی ٹکراؤ نہیں، بلکہ کامل ہم آہنگی ہے۔ یہی وہ آفاقی پیغام ہے جس کی انسانیت کو آج سب سے زیادہ ضرورت ہے۔

مالی معاونت: یہ مقالہ ایک ایسے پراجیکٹ کا حصہ ہے جس کے لیے فنڈز (مالی تعاون) یونیورسٹی آف دی پنجاب، لاہور، پاکستان نے فراہم کیے ہیں۔ اور اسے پراجیکٹ کے تکمیل کی بنا پر لازمی ہونے کی وجہ سے شائع کیا جا رہا ہے۔
حوالاجات:

1. Peter H. Raven, Ray F. Evert, and Susan E. Eichhorn, *Biology of Plants*, 8th ed. (New York: W.H. Freeman and Company, 2013), 2.
2. القرآن، سورہ یسین (36)، آیت 33۔
3. القرآن، سورہ الرعد (13)، آیت 4۔
4. Edward Lee Greene, *Landmarks of Botanical History* (Stanford: Stanford University Press, 1909), 108.
5. القرآن، سورہ یسین (36)، آیت 36۔
6. Maurice Bucaille, *The Bible, the Qur'an and Science*, trans. Alastair D. Pannell (Paris: Seghers, 1976), 125.
7. القرآن، سورہ النبا (78)، آیات 14-15۔
8. القرآن، سورہ الانعام (6)، آیت 95۔
9. القرآن، سورہ الرعد (13)، آیت 3۔
10. القرآن، سورہ الانعام (6)، آیت 99۔
11. القرآن، سورہ ابراہیم (14)، آیات 24-25۔
12. القرآن، سورہ یونس (10)، آیت 24۔
13. القرآن، سورہ البقرہ (2)، آیت 266۔
14. Joseph A. Baur and David A. Sinclair, "Therapeutic potential of resveratrol: the in vivo evidence," *Nature Reviews Drug Discovery* 5, no. 6 (2006): 493-506.
15. القرآن، سورہ النحل (16)، آیت 67۔
16. القرآن، سورہ مریم (19)، آیت 25۔
17. O. Al-Kuran et al., "The effect of late pregnancy consumption of date fruit on labour and delivery," *Journal of Obstetrics and Gynaecology* 31, no. 1 (2011): 29-31.
18. القرآن، سورہ ق (50)، آیت 10۔
19. القرآن، سورہ النور (24)، آیت 35۔
20. M. I. Covas et al., "The effect of polyphenols in olive oil on heart disease risk factors," *Annals of Internal Medicine* 145, no. 5 (2006): 333-341.
21. القرآن، سورہ الرحمن (55)، آیت 68۔
22. M. Aviram et al., "Pomegranate juice consumption reduces oxidative stress and atherogenic modifications to LDL," *Clinical Nutrition* 19, no. 6 (2000): 427-432.
23. القرآن، سورہ التین (95)، آیت 1۔
24. Food and Agriculture Organization (FAO), *The State of the World's Biodiversity for Food and Agriculture* (Rome: FAO, 2019), 45.

25. القرآن، سورہ عبس (80)، آیت 27۔
26. القرآن، سورہ البقرہ (2)، آیت 61۔
27. القرآن، سورہ الصافات (37)، آیت 146۔
28. القرآن، سورہ عبس (80)، آیت 31۔
29. القرآن، سورہ الرحمن (55)، آیت 12۔
30. القرآن، سورہ الغاشیہ (88)، آیت 6۔
31. القرآن، سورہ الزمر (39)، آیت 21۔
32. القرآن، سورہ السجدہ (32)، آیت 27۔
33. القرآن، سورہ الکہف (18)، آیت 32۔
34. القرآن، سورہ الانعام (6)، آیت 141۔
35. القرآن، سورہ الرعد (13)، آیت 4۔
36. القرآن، سورہ سبأ (34)، آیت 16۔